© rasailojaraid.com

قومیت کا تصور

(قرآن حکیم کی روشنی میں)

محمد صغیر حسن معصومی

اسلام میں قومیت کا تصور بالکل اچھوتا ہے ۔ لغت میں لفظ قوم نسل و مذہب کے امتیاز کو ظاہر کرتا ہے ۔ پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے مشرکین مکہ کی ایذارسانی اور ان کے کفر و تمرد سے دل برداشتہ ہوکر ایک بار فرمایا :

اللھم اھد قومی فہم لا یعلمون ۔ اے میرے اللہ میری قوم کی راہنمائی کر کہ یہ نہیں جانتے ۔ آغاز اسلام میں شیدایان اسلام کا شمار برائے نام تھا ۔ ابھی امت مسلمہ صرف وجود میں آئی تھی اور آئندہ اس کو نسل و وطن کی عصبیت جاھلیہ سے بہت آگے بڑھ کر عالمگیر قومیت کی مثال قائم کرنی تھی ۔ اب تک توحید کا پیغام ایک ایک گروہ اور ایک ایک نسل تک محدود رہا تھا ۔ اسی طرف قرآن حکیم کا اشارہ ہے : و ان من امة الا خلافیھا نذیر ۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسی امت نہیں گزری جس میں ایک راہ نما اور اللہ سے ڈرانے والا پیدا نہیں ہوا ۔ ایک دوسری آیت ہے : ولکل قوم ھاد ۔ ہر قوم یعنی نسل و گروہ کے لئے ایک ھدایت کرنے والا راھنما مقرر ہے ۔ قرآن حکیم کی آیتوں میں ہر پیغمبر کی قوم کا ذکر ہے ۔ یہاں تک کہ فرعون کی قوم کا بھی ذکر ہے ۔ البتہ یہود یا بنی اسرائیل میں ہر زمانہ میں پیغمبر آئے بلکہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ نبی یا ھادی بھی ہوئے ۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک لاکھ سے زیادہ نبیوں کو قتل کیا ۔ ان یہودیوں میں آخری پیغمبر عیسی علیہ السلام ہیں جن پر یہود ایمان نہیں لائے اور حضرت عیسیٰ کو سولی دینے کے دعویدار بن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہ ۔ حضرت عیسیٰ کے پیروکار اپنے پیغمبر کی کچھ مدد تو نہ کرسکے البتہ کوتاھی کی تلافی کی خاطر اپنے ''مقدس باپ،، کے آلۂ قتل صلیب کو مقدس نے لگے اور کچھ شیدائی اس کے آگے سربسجود ہونے لگے ۔ انبیاءؑ کے قاتل اور عیسائی جنھوں نے اپنے اوپر قربان ہونے والے کی ہر شئی کو الوھیت کا دے ڈالا اور ان دونوں انتہا پسند اقوام کے درمیان آتش پرست، بت پرست تلف عقائد و رسوم کی پابند قومیں دنیا میں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں اور ں اپنی قومی روایات کے تحفظ کی خاطر جدوجہد میں مصروف تھیں کہ ہین عرب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونما ہوئے ، جبل ابوقبیس کے دامن میں دین اسلام کی تبلیغ کرنے لگے آپ نے اپنے کو ی نبی اور اسلام کو عالمگیر اور کامل دین بتاکر دنیا بھر کے لوگوں کو ک امت اور ایک قومیت کے افراد بن جانے کی تلقین کی ۔

اسلام نے جہاں حق و باطل کے فرق کو واضح کیا اور حلال و حرام میں از سکھایا وہاں انسانیت کی اصل کی وضاحت کی، اور اس بات پر زور دیا کہ ے لوگ ایک ہی امت کے افراد ہیں ۔ '' کان الناس امة واحدة،، ۔ اور دنیا کے لوگ ایک ہی نسل اور ایک ہی خاندان بلکہ ایک ہی نفس سے پیدا ، بڑھے اور سارے عالم میں پھیل گئے ۔ جغرافیائی خصوصیتوں ، موسم کی لیوں اور آب و ہوا کے اثر سے لوگوں کے رنگ، شکل، شباہت، عادات و اطوار و باش کے علاوہ زبان و بیان میں بھی بوقلمونی پیدا ہوتی گئی اور اپنے اپنے د و اغراض کی خاطر لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت و خصومت سب و تنگ نظری اور حسد و رقابت روز بروز بڑھتی گئی اور فساد و کشت و ن میں اضافہ ہوتا گیا ۔ اسلام نے ایک خدا کی عبادت اور خاتم النبیین حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر رسالت کا گرویدہ بنا کر دنیا کے وں کو ایک معاشرہ ایک قوم اور ایک برادری میں منسلک ہونے کی دعوت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دی، اعلان-کردیا : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا - آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم کو اپنی نعمت پوری پوری بخشدی - اور تمہارے لئے اپنی خوشی سے اسلام کو دین و عقیدہ بنایا - اس اعلان کے ساتھ یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام کے ظہور کے بعد دنیا میں دو ہی قومیں رہ جاتی ہیں، اللہ و رسول پر ایمان رکھنے والے یعنی مسلمان اور اللہ و رسول کے نہ ماننے والے یعنی کفار و مشرکین - اس اعلان کو قرآن حکیم کے الفاظ میں سن لیجئے : قل آمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراھیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب والا سباط وما اوتی موسی و عیسی و النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم و نحن له مسلمون و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الآخرۃ من الخسرین (سورۃ آل عمران ٨١ - ٨٥ -)

ترجمہ : فرمادیجئے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایمان لاچکے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس پر جو ابراھیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب اور اسباط پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو موسی و عیسی اور نبیوں کو ان کے پرور دگار کی طرف سے دیا گیا، ان پیغمبروں میں ہم تفریق نہیں کرتے اور ہم اپنے کو اسی پروردگار کو سونپ دینے والے ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاھتا ہے تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا -

اس آیت کریمہ سے یہ عیاں ہے کہ اللہ و رسول کے ماننے والے مسلمان ایک قوم یا است ہیں اور اللہ و رسول کو نہ ماننے والے دوسری قوم یا است - ایک قوم کے فرد بننے کے لئے ذاتی قرابت یا نسلی یگانگت کوئی معنی نہیں رکھتی - اسلام نے اطاعت خداوندی کو معیار بنا کر لوگوں میں تفریق کی ہے - چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ و رسوله ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیر تھم (پارہ ٢٨ المجادلۃ رکوع ٣٦)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کسی قوم کو ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ اور قیامت پر ایمان
بتے ہوں اور پھر ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول
مقابلہ کرتے ہیں اگرچہ یہ مقابلہ کرنے والے ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا
ے کے لوگ ہوں ۔

اس دو قومیت کی بنیاد پر دنیا میں دو ہی علاقے ہوسکتے ہیں (۱) دارالسلام
(دارالاسلام) اور (۲) دارالحرب ۔ دارالسلام کا ذکر قرآن پاک میں ہے :
، یدعوا الی دارالسلام و یھدی من یشاء الی صراط مستقیم (پارہ ۹ یونس ع ۳)
ں اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ
ھاتا ہے ۔ دارالسلام کے مقابل کفار و مشرکین کے علاقے کو جو چاہیں
یہ لیں، دارالبوار (ھلاکت کا گھر) فساد و اعتداء کا گھر یا جنگ و جدال کا
. ۔ باقی کچھ علماء نے جو دارالامن اور دارالصلح کا ذکر کیا ہے تو ظاہر
کہ یہ اصطلاحات وقتی طور پر استعمال کی گئیں اور اسلام کے غلبہ کے ساتھ
م ہو گئیں ۔ پھر وہ علاقے جہاں مسلمان بستے ہیں مگر اسلام کا غلبہ نہیں
مقامات کے لئے ظاہر ہے یہ الفاظ اپنے اصلی مفہوم کے اظہار کے لئے بولے
تے ہیں، کیونکہ سرحدوں کا اللہ ہی حافظ ہے، کبھی ادھر کبھی ادھر،
ں کا قبضہ اور تسلط بڑھا اس کے ماتحت ہوگیا ۔ آخرت سے غافل ہوکر دنیوی
گی سے لطف اندوز ہونا کفار و مشرکین کا کام ہے، مسلمانوں کے لئے تو
ا دارالعمل ہے، اس لئے حیات دنیوی اللہ کے لئے وقف ہونی چاہیئے ۔ لہو
لعب سے پر ''الحیوۃ الدنیا'' کا ذکر کفار و مشرکین کے ساتھ مخصوص ہے
، معدودے چند ایام تک اللہ تعالی کی نعمتوں کا مزہ چکھ لیں تاکہ آخرت
، یہاں کے وقتی تلذذ سے انکا عذاب سخت سے سخت تر معلوم ہو ۔ الامان الحفیظ ۔

اٹھارویں صدی عیسوی سے جب یورپ کی قوموں کا غلبہ بڑھا جو قومیت
. وطنیت کے جذبے سے سرشار اور ایک دوسرے سے برسرپیکار تھیں، تو مغربی
ھب کے ساتھ وطنیت اور قومیت کی وبا مشرقی ممالک میں بھی پھیلی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیکھتے دیکھتے لوگوں کے رگ و ریشے میں لسانی اور جغرافیائی عصبیت سرایت کر گئی ۔ طرہ یہ کہ اس مہلک مرض کو قومی وفاداری کا تمغہ عطا کیا گیا حالانکہ اس تنگ نظری کا قلع قمع حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان سے کردیا تھا ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد ان کے فرماں بردار پیروکاروں سے بعید ہے کہ ایسے مہلک نظریے کے شکار ہوں ۔ آپ نے آخری حج کے موقعہ پر اعلان کردیا : کہ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر نہ کالے کو گورے پر نہ گورے کو کالے پر، کوئی فضیلت ہے نہ برتری، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے ۔ اللہ تعالی کے کلام قرآن حکیم نے رنگ و نسل اور خاندان و قبیلے کے فرق کا گر بتا دیا : وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ ہم نے تم کو مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں اس لئے بانٹ دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (نسل و رنگ کوئی وجہ امتیاز نہیں) بےشک تم میں سب سے زیادہ بزرگی و شرافت والا وہ ہے جو اپنے اعمال و کردار میں سب سے زیادہ پرهیزگار ہے ۔

غرض اسلام نے اپنا پیغام منوانے کے بعد سارے افراد انسانی کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا ۔ فاصبحتم بنعمته اخوانا ۔ اللہ کی دی ہوئی نعمت (ایمان قبول کرنے) کے بعد تم سب بھائی بھائی ہوگئے، کسی کو کسی پر فوقیت نہیں، سب کے حقوق ایک دوسرے پر واجب الاحترام قرار پائے ۔ پرانے مسلمان اور نئے مسلمان، انصار اور مہاجرین، عربی بولنے والے، فارسی و ترکی بولنے والے، اردو بنگلہ بولنے والے، سندھی پشتو بولنے والے، پنجابی بلوچی بولنے والے سب کے سب مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک دوسرے کے برابر اور آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ سب ایک قوم کے فرزند اور ایک قومیت میں منسلک ہیں ۔ یہ مسلمانوں کے شایان شان نہیں کہ عربی بولنے والے فارسی و ترکی بولنے والوں کو کافر یا کمتر سمجھیں کہ کافر و مشرک بھی عربی بولتے ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سراسر دین کے خلاف ہے کہ ایک زبان کے بولنے والے کو دوسری زبان بولنے والے پر ترجیح و فوقیت دی جائے یا ایک پیشہ کے لوگوں کو کسی رے پیشہ کے محنت کشوں کے مقابل میں زیادہ عزت کا مستحق سمجھا جائے ۔ ہیں زبان و روایات کی بنیاد پر نسل و رنگ کے لحاظ سے اسلام کے پیروکاروں کوئی قومیت جنم نہیں لے سکتی ۔ شیدایان اسلام اگر کسی زبان کو ت دے سکتے ہیں تو وہ قرآن حکیم کی زبان ہے اور کسی قومیت پر فخر سکتے ہیں تو وہ اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی قومیت ہے ۔ جس کی بنا بت و مساوات اور سماجی انصاف و عدل پر ہے، اور جس کو لوگوں میں عام نے کے لئے اسلام نے جہاد کا حکم دیا ہے اور پیہم کوشش کرنے کی تلقین ہے ۔ قرون اولی میں مسلمانوں کا فریضہ تھا کہ وہ اپنے ملک وطن اور هم لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے انتھک کوشش میں لگے رہیں ۔ تاریخ شاهد کہ ایک طرف سترہ سالہ سپہ سالار محمد بن قاسم سندھ پر علم اسلام بلند کرتا اور مسلمان قیدی عورتوں کو دشمنوں کے چنگل سے چھڑاتا ہے، تو دوسری ب ستر سالہ جرنیل موسی بن نصیر مردانہ وار بحر اطلانتک میں گھوڑے ، دیتے ہیں اور کہتے ہیں ''اے آسمان اور اے بحر بیکراں تم دونوں گواہ ہو اگر آگے کوئی خطۂ زمین میرے علم میں ہوتا تو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہاں بھی پہنچنے کی کوشش کرتا اور آگے بڑھنے سے باز نہ آتا،، ۔

غرض اسلام کے نام لیوا اپنے دین اور اپنی قوم پر همیشہ نثار ہوتے رہے ں اور کبھی اپنے ملک و ملت کی خدمت کرنے یا کوشش پیہم اور عمل ر سے دست بردار یا کنارہ کش نہیں ہوئے ۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا و انتم علون ان کنتم مومنین ۔ ہرگز ہرگز افسردہ اور غمزدہ نہ بنو سستی و کمزوری دکھاؤ تم ہی غالب رہوگے بشرطیکہ تم ایمان پر قائم رہے ۔

© rasailojaraid.com